تعارف و تبصرہ

ماہنامہ "تعمیر فکر" بنگلور (انڈیا) (ایجوکیشنل نمبر)

شمارہ ستمبر و اکتوبر ۷۴ء

قیمت دو روپے ضخامت ۹۶ صفحات

ماہنامہ "تعمیر فکر" کا ایجوکیشنل نمبر مسلمانانِ ہند کے تعلیمی مسائل پر نکالا گیا ہے۔ فاضل ایڈیٹر محمد شہاب الدین ندوی نے مسلمانوں کا منصب اور ان کی ذمہ داری' اور 'ایک جامع نظامِ تعلیم کی ضرورت' کے زیرِ عنوان فکر انگیز مضامین تحریر کئے ہیں۔ مروجہ نظامِ تعلیم میں خواہ وہ مشرقی ہو یا مغربی، دُور رس اصلاحات اور تبدیلیوں کی ضرورت ظاہر کی ہے تاکہ قدیم و جدید کی تقسیم ختم کر کے ایک ایسا متوازن، جامع، مفید اور نتیجہ خیز نظامِ تعلیم و تربیت تشکیل دیا جا سکے جو کارآمد اور مفید انسان تیار کر سکے۔ ایسے تعلیم یافتہ انسان جو معاشرے پر بار بننے اور اس کے لئے خود ایک مسئلہ بننے کی بجائے اپنے حصے کی تمدنی، اخلاقی اور انسانی ذمہ داریاں، جرأت، قابلیت اور ہمت سے پوری کر سکیں اور صحیح معنوں میں عمل اور خدمت کی علامت بن جائیں۔ اس شمارے کے بعض مضمون نگاروں نے عربی مدارس کے فرسودہ اور قدیم نظامِ تعلیم پر تعمیری تنقید کی ہے اور اصلاحِ احوال کے لئے مفید مشورے دیئے ہیں۔ موضوع کی مناسبت سے اس رسالے میں علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور شاہ معین الدین کے بعض مطبوعہ مضامین بھی دوبارہ شائع کر دیئے گئے ہیں۔ 'ندوۃ العلماء کا نظامِ تعلیم' اور 'عربی مدارس اور نصاب کی اصلاح' کے زیرِ عنوان بھی عمدہ مضامین شاملِ اشاعت ہیں۔ عربی مدارس کی اصلاح کے سلسلے میں مولانا صادق حسن عقیل القاسمی کا مضمون نہایت عمدہ ہے۔ 'اسلام اور علم کی اہمیت' کے عنوان

سے شیخ محمد عبداللہ کا خیال انگیز مضمون "تعلیم اور ہندوستانی مسلمان" کے موضوع پر جسٹس بشیر احمد سعید کی ایک صدارتی تقریر بھی رسالے میں شائع کی گئی ہے۔ بعض مضامین جنوبی ہندوستان کی مسلم درسگاہوں سے متعلق ہیں۔ مجموعی طور پر یہ شمارہ اس فکرمندی اور مخلصانہ احساس کا مظہر ہے جو ہندوستان کے مسلم دانشوروں کے ذہن میں اپنی تعلیم کے پیچیدہ مسئلے کے متعلق پیدا ہو رہا ہے۔ خدا کرے یہ فکرمندی اور تشویش مثبت اور تعمیری عمل کے سانچے میں ڈھل سکے اور تعلیم و تربیت کے میدان میں تعمیرِ نو کی اساس بن جائے۔

(انیس احمد اعظمی)

انڈونیشیا

مصنف: شاہد حسین رزاقی

ناشر: ادارۂ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ، لاہور۔

تعداد صفحات ۴۴۰ قیمت پندرہ روپے

ممتاز مصنف شاہد حسین رزاقی صاحب مدیر ماہنامہ "المعارف" کی کتاب کا یہ دوسرا ایڈیشن ہے جو ۱۹۷۴ء میں شائع ہوا۔ پہلا ایڈیشن چونکہ ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا تھا اس لئے نئے ایڈیشن میں مصنف نے ضروری ترمیم و اضافے کے بعد کتاب کو زیادہ مفید بنا دیا ہے اور گزشتہ دس سال کے حالات و واقعات کا بھی احاطہ کر لیا ہے۔ پہلے ایڈیشن کے آخری تین باب دوبارہ لکھے گئے ہیں اور دو نئے ابواب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کتاب حسب ذیل ۲۳ بابوں میں تقسیم کی گئی ہے۔

پہلا باب جو ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے، انڈونیشیا کے جغرافیائی حالات سے متعلق ہے۔ دوسرے باب میں قبل از اسلام کی تاریخ اور تیسرے باب میں آغاز اسلام سے سترھویں صدی تک اسلامی دور کی تاریخ پیش کی گئی ہے۔ چوتھے، پانچویں اور چھٹے باب میں مغربی اقوام اور ولندیزوں کی آمد اور انڈونیشی مسلمانوں کی طرف سے حملہ آوروں کے مقابلے کی روح پرور تاریخ بیان کی گئی ہے اور امام بونجول (۱۷۷۲ء تا ۱۸۶۴ء) دیپونی گورو (۱۷۸۵ء تا ۱۸۳۵ء) اور تیکو عمر (شہید ۱۸۹۹ء) جیسے انڈونیشی مجاہدوں کے ولولہ انگیز سوانح اور ان کی اصلاحی